

خواتین کی نماز اور ان کا لباس www.KitaboSunnat.com

تحریر
مقبول احمد سلفی
جدہ دعوت سنٹر
حی السلامہ

f t i Maqubool Ahmed Salafi e Maquboolahmad.Blogspot.com
SheikhMaquboolAhmedFatawa islamiceducon@gmail.com
f y Sheikh Maqubool Ahmed salafi Off page 00966531437827



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّعُوا اللَّهَ وَاطِّعُوا الرَّسُولَ

کتاب و سنت (محدث) لائبریری



کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- بسا اوقات کسی کتاب کو اس کی مجموعی افادیت کے پیش نظر پبلش کر دیا جاتا ہے جس کے مندرجات سے ادارہ کا کلی اتفاق ضروری نہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 library@mohaddis.com

خواتین کی نماز اور ان کا لباس

تحریر: مقبول احمد سلفی

جدہ دعویٰ سنٹر - حلی السلامہ - سعودی عرب

عام عورتوں کو نماز پڑھنے کے سلسلے میں لباس سے متعلق مختلف قسم کے تردد کا سامنا رہتا ہے بنا بریں اس تحریر میں اختصار کے ساتھ اس مسئلہ کی وضاحت کی جا رہی ہے کہ ایک عورت کس قسم کا لباس لگا کر نماز ادا کرے گی۔

لباس سے متعلق بعض فرق:

اس سے پہلے کہ خواتین کی نماز کے لباس کی وضاحت کی جائے ، لباس سے متعلق بعض اہم فرق کو پہلے بیان کیا جاتا ہے تاکہ بعض متفرق مسائل کا اصل موضوع سے فرق واضح رہے۔

پہلا مسئلہ: مردوں اور عورتوں کی نماز کے لباس میں فرق ہے ، نیز مرد ایک ساتر لباس میں بھی نماز پڑھ سکتا ہے۔

اس بات کی دلیل یہ ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ (صحیح مسلم: 516)

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز اس طرح نہ پڑھے کہ اس کے کندھوں پر اس کا کوئی حصہ نہ ہو۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو اس میں نماز پڑھ سکتا ہے، شرط یہ ہے کہ اس کپڑے سے نمازی اپنے ستر اور دونوں کندھوں کو ڈھک لے یعنی ستر کے ساتھ مردوں کے لئے کندھا بھی ڈھکنا ضروری ہے۔ نبی ﷺ سے بھی ایک کپڑے میں نماز پڑھنا ثابت ہے اور جب ایک کپڑا چادر کی شکل میں ہو تو اس کے استعمال کی کیفیت نبی ﷺ سے اس طرح منقول ہے۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا مُخَالَفًا بَيْنَ كَرْفَيْهِ. زَادَ عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ: فِي رِوَايَتِهِ قَالَ: عَلَى مَنْكَبَيْهِ. (صحیح مسلم: 517)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا: آپ نے اس کو لپیٹا ہوا تھا اور اس کے دونوں کناروں کو مخالف سمت میں ڈالا ہوا تھا۔ عیسیٰ بن حماد نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

حدیث سے واضح ہے کہ دونوں بغل کے نیچے سے گزار کر دائیں کنارہ بائیں کندھے پر اور بائیں کنارہ دائیں کندھے پر رکھ لے یا اس میں گردن کے پاس کانٹھ لگالے جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا کہ ان میں کوئی ایسا نہ تھا جس کے پاس چادر ہو۔ فقط تہہ بند ہوتا، یا رات کو اوڑھنے کا کپڑا جنہیں یہ لوگ اپنی گردنوں سے باندھ لیتے۔ (صحیح البخاری: 442)

اور ایک کپڑا قمیص کی شکل میں سلا ہوا یا بٹن لگا ہو تو نمازی اسے کرتا کی طرح پہن لے جیسا کہ سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :

قلتُ يا رسولَ اللهِ إني رجلٌ أصيدُ أفأصلي في القميصِ الواحدِ قالَ نعم وازررهُ ولو بشوكيةٍ (صحيح أبي داود: 632)

ترجمہ: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں شکاری ہوں، کیا میں ایک کُرتے (قمیص) میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، اور اسے ٹانگ لیا کرو (بٹن لگا لیا کرو)، خواہ کسی کانٹے سے ہی سہی۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا:

قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ،
فَقَالَ: أَوْكَلَكُمْ يَجِدُ ثُوبَيْنِ ثُمَّ سَأَلَ رَجُلٌ عُمَرَ، فَقَالَ: إِذَا وَسَّعَ اللَّهُ فَأَوْسَعُوا،
جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابُهُ، صَلَّى رَجُلٌ فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ، فِي إِزَارٍ، وَقَمِيصٍ فِي إِزَارٍ وَقَبَاءٍ، فِي
سَرَاوِيلٍ وَرِدَاءٍ، فِي سَرَاوِيلٍ وَقَمِيصٍ، فِي سَرَاوِيلٍ وَقَبَاءٍ، فِي ثُبَّانٍ وَقَبَاءٍ، فِي ثُبَّانٍ
وَقَمِيصٍ، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: فِي ثُبَّانٍ وَرِدَاءٍ. (صحيح البخاري: 365)

ترجمہ: ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا اور اس نے صرف ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم سب ہی لوگوں کے پاس دو کپڑے ہو سکتے ہیں؟ پھر (یہی مسئلہ) عمر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا تو انہوں نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں فراغت دی ہے تو تم بھی فراغت کے ساتھ رہو۔ آدمی کو چاہیے کہ نماز میں اپنے کپڑے اکٹھا کر لے، کوئی آدمی تہبند اور چادر میں نماز پڑھے، کوئی تہبند اور قمیص، کوئی تہبند اور قباء میں، کوئی پاجامہ اور چادر میں، کوئی پاجامہ اور قمیص میں، کوئی پاجامہ اور قباء میں، کوئی جانگیا اور قباء میں، کوئی جانگیا اور قمیص میں نماز پڑھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے یاد آتا ہے کہ آپ نے یہ بھی کہا کہ کوئی جانگیا اور چادر میں نماز پڑھے۔

اس حدیث سے پوری طرح واضح ہے کہ لباس کی تنگی ہو تو ایک لباس میں بھی نماز جائز ہے بشرطیکہ ساتر ہو اور لباس کی تنگی نہ ہو تو کم از کم دو کپڑوں میں نماز ادا کرے۔ ایک کپڑا بطور قمیص اور دوسرا بطور تہ بند وازار جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جسم کے اوپری اور نچلے حصے کے لئے دو الگ الگ کپڑوں کا ذکر کیا ہے تاکہ نیچے پیر تک اور اوپر کندھا تک ڈھک جائے۔

دوسرا مسئلہ : عورت کی نماز کا لباس اور عام حالات میں پہنے جانے والے لباس میں فرق ہے یعنی جس

لباس میں عورت کا گھر میں رہنا جائز ہے وہ الگ لباس ہے اور نماز کا لباس الگ ہے، عورت کے ان دونوں لباس میں فرق ہے۔ مردوں کے سلسلے میں بھی عام لباس اور ان کی نماز کا لباس مختلف ہے جیسے مرد عام حالات میں کندھا کھول سکتا ہے مگر نماز میں اسے ڈھک کر نماز پڑھنا ہے۔ عورت اپنے گھر میں محارم کے سامنے سر اور بال کھول سکتی ہے مگر نماز میں سر اور بال ڈھکنا ضروری ہے، اسی طرح عورت نماز میں چہرہ کھول سکتی ہے مگر یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ وہ عام حالات میں یا اجنبی مردوں کے پاس بھی چہرہ کھول سکتی ہے۔

تیسرا مسئلہ : عورت اگر گھر میں نماز پڑھتی ہے تو چہرہ کھول کر نماز پڑھ سکتی ہے لیکن جب وہ مسجد جائے گی تو اس کا لباس پھر وہ ہوگا جو گھر سے نکلنے والا لباس عورتوں کو بتایا گیا ہے یعنی اپنے آپ کو چہرہ سمیت مکمل طور پر ڈھک کر گھر سے نکلنا ہے کیونکہ نبی ﷺ نے عورت کو سراپا پردہ کہا ہے۔

عورت اور لباس:

مذکورہ بالا چند فرق کو نظر میں رکھنے کے بعد اب عورتوں کا عمومی لباس دیکھتے ہیں۔ پتہ لگاتے ہیں کہ عہد رسالت میں خواتین کے استعمال کا عام لباس کیا تھا، وہ گھر میں کیا پہنتی تھیں اور گھر سے نکلتے وقت کیا پہنتی تھی تاکہ اس بات سے نماز کے لباس کو سمجھنے میں کچھ تعاون مل جائے۔

گھر کی خواتین گھر میں عام طور سے بیک وقت دو کپڑے استعمال کرتیں ، ایک کپڑا قمیص ہوتا جس سے

پورے بدن کو ڈھکا جاتا ہے اور دوسرا کپڑا خمار (دوپٹہ) ہوتا جس سے سر خصوصاً سینے کو ڈھکا جاتا۔ اس

سلسلے میں دو احادیث پیش کرتا ہوں۔

پہلی حدیث: صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کے اسلام لانے کا قصہ مذکور ہے اس قصہ کا خلاصہ یہ ہے کہ جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس مشرکہ ماں کی شکایت لے کر گئے اور ان کے حق میں آپ سے دعا کی درخواست کی تو آپ نے ان کی ماں کے لئے ہدایت کی دعا کی پھر ابوہریرہ اپنے گھر واپس آتے ہیں تو گھر کا دروازہ بند تھا، والدہ نے بیٹے کے قدموں کی آہٹ سن کر کہا رک جاؤ، ماں غسل کر رہی تھی، ابوہریرہ اپنی والدہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

فَاغْتَسَلْتُ وَلَبِسْتُ دِرْعَهَا، وَعَجِلْتُ عَنْ خِمَارِهَا، فَفَتَحَتِ الْبَابَ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (صحیح مسلم: 2491)

ترجمہ: میری ماں نے غسل کیا اور اپنا کرتہ پہن کر جلدی سے اوڑھنی اوڑھی، پھر دروازہ کھولا اور بولی کہ اے ابوہریرہ! ”میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

اس حدیث میں درع اور خمار کا ذکر ہے یعنی درع قمیص کو کہتے ہیں اور خمار دوپٹے کو، عورتوں میں یہ عام رواج کا کپڑا تھا۔

دوسری حدیث: **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: يَرْحَمُ اللَّهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى؛ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ: {وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ} [النور: 31]، شَقَّقْنَ مُرُوطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا. (صحيح البخاري: 4758)**

ترجمہ: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ اللہ ان عورتوں پر رحم کرے جنہوں نے پہلی ہجرت کی تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے آیت «وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ» اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں۔“ (تاکہ سینہ اور گلا وغیرہ نہ نظر آئے) نازل کی، تو انہوں نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر ان کے دوپٹے بنا لئے۔

حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے عورتوں میں ایک لباس ہوا کرتا مگر جب پردہ کا حکم نازل ہوا تو عورتوں نے اس ایک کپڑے کو پھاڑ کر دوپٹہ بنا لیا تاکہ سر، گردن، سینہ اور گرینان وغیرہ ڈھک سکے۔

جب عورتیں گھر سے باہر نکلتیں تو عام طور سے جلاباب کا استعمال کرتیں، جلاباب ایک بڑی چادر کو کہتے ہیں جو سرتا پیر ڈھک دیتا ہے۔ عید کی نماز سے متعلق ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں عورتوں کو عید گاہ لے جانے کا حکم دیا تھا، اس حدیث میں ہے۔

قَالَتْ امْرَأَةٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إْحَدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ: لِيَتَلَبَّسَهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا (صحيح البخاري: 351)

ترجمہ: ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ! ہم میں بعض عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے پاس (پردہ کرنے کے لیے) چادر (جلباب) نہیں ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی ساتھی عورت اپنی چادر (جلباب) کا ایک حصہ اسے اڑھا دے۔

گویا یہ گھر نے نکلنے کا عام رواج تھا کہ عورتیں بڑی چادر لگا کر اپنے گھروں سے باہر نکلتی تھی بلکہ بعض دیگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے گھر سے نکلتے وقت عورتیں برقع یا نقاب اور دستانہ بھی لگاتی تھیں اسی لئے نبی ﷺ نے عورتوں کو احرام میں نقاب اور دستانہ لگانے سے منع فرمایا ہے۔

وَلَا تَتَّقِبِ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةَ، وَلَا تَلْبَسِ الْقَفَّازِينَ. (صحيح البخاري: 1838)

ترجمہ: اور احرام کی حالت میں عورتیں منہ پر نقاب نہ ڈالیں اور دستانے بھی نہ پہنیں۔ گھر سے نکلتے وقت عورتیں جہاں چہرہ اور ہاتھ سمیت پورا جسم ڈھک کر نکلتی تھیں، وہیں ان کے لباس کا دامن اس قدر طویل ہوتا ہے کہ پیر بھی چھپ جاتا بلکہ کپڑا زمین سے گھسٹا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں :

رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الذَّلِيلِ شَبْرًا ثُمَّ
 اسْتَزَدْنَهُ فَرَزَادَهُنَّ شَبْرًا فَكُنَّ يُرْسِلْنَ إِلَيْنَا فَنَذِرُ لِهِنَّ ذِرَاعًا (ابوداؤد: 4119،
 صححه البانی)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امہات المؤمنین (رضی اللہ عنہن) کو ایک
 بالشت دامن لٹکانے کی رخصت دی، تو انہوں نے اس سے زیادہ کی خواہش ظاہر کی تو
 آپ نے انہیں مزید ایک بالشت کی رخصت دے دی چنانچہ امہات المؤمنین ہمارے پاس
 کپڑے بھیجتیں تو ہم انہیں ایک ہاتھ ناپ دیا کرتے تھے۔

عورت اور دوپٹہ:

چونکہ عورت سراپا پردہ ہے، اسے ہمیشہ کپڑے کا دھیان رکھنا چاہئے اور گھر میں ہوتے
 ہوئے بھی صحیح طور پر پردہ کرنا چاہئے اور گھر سے نکلتے وقت عہد رسالت کی خواتین کی
 طرح باپردہ نکلنا چاہئے۔ آج کل دیکھنے کو ملتا ہے کہ عورتیں گھر میں باریک یا چھوٹا لباس
 لگاتی ہیں جس سے پردہ نہیں ہوتا اور گھر میں دوپٹہ نہیں لگاتیں۔ سوچتی ہیں کہ گھر میں
 بیٹا/باپ/بھائی ہی تو ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ عورت محارم کے سامنے سر، بال
 گردن اور ہاتھ وپیر کھلا رکھ سکتی ہے تاہم گھر میں بھی اپنے محارم کے سامنے دوپٹے کا
 استعمال ضروری ہے تاکہ سینہ اور گریبان کو صحیح سے چھپا سکے۔ اور اسی طرح محارم کے

سامنے ایسے باریک یا چست یا چھوٹے کپڑے بھی نہیں لگا سکتی ہے جو محارم سے چھپانے والے ستر نہ چھپ سکے اور غیر محرم وہاں ہو تب چہرہ بھی ڈھک کر رکھنا ہے۔

المہم عورت گھر میں بھی دوپٹہ کا استعمال کرے گی اور اپنے سینہ و گریبان ڈھک کر رکھے گی۔ اگر گھر میں صرف شوہر یا عورت اکیلی ہو تو بغیر دوپٹہ کے بھی رہ سکتی ہے کیونکہ عورت کا اپنے شوہر سے کوئی پردہ نہیں ہے۔ یاد رکھیں کہ دوپٹہ مومن عورت کی شان ہے یہی وجہ ہے کہ ہے کہ جنتی عورت بھی دوپٹہ استعمال کرے گی ، سبحان اللہ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لِأَضَاءَتِ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا، وَلَنْصِيفَهَا يَعْغِي الْخِمَارَ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا (صحيح البخاري: 6567)

ترجمہ: اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت روئے زمین کی طرف جھانک کر دیکھ لے تو آسمان سے لے کر زمین تک منور کر دے اور ان تمام کو خوشبو سے بھر دے اور اس کا دوپٹہ «دنیا و ما فیہا» سے بڑھ کر ہے۔

اس لئے مسلم بہنوں دوپٹہ ہر حال میں ساتھ رکھو بھلے گھر میں ہی رہو اور جب گھر سے باہر نکلو تو جس طرح صحابیات پورے پردہ میں گھر سے نکلتیں اسی طرح گھر سے نکلا کرو خواہ نماز کے لئے کیوں نہ نکلو۔

بالغہ عورت کی نماز اور دوپٹہ:

عورت کے لئے دوپٹہ شان بھی ہے اور نماز کے لئے ضروری حصہ بھی ہے۔ جب عورت گھر میں نماز پڑھے گی تو قمیص کے ساتھ ہر حال میں دوپٹہ کا استعمال کرے گی اور دوپٹہ بھی چھوٹا یا باریک نہ ہو بلکہ سر کے پورے حصہ کو چھپاتا ہوں یعنی نماز پڑھنے والی عورت دوپٹہ کے ساتھ سر، اس کے بال، کان، گردن، سینہ اور گریبان ڈھکے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: **لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ (صحیح ابی**

داود: 641)

اللہ تعالیٰ حائضہ یعنی (بالغہ عورت) کی نماز دوپٹہ کے بغیر قبول نہیں فرماتا۔

عورت کی نماز ایک لباس میں:

اسلام میں مجبوری کی گنجائش ہے اس کا لحاظ کرتے ہوئے کسی عورت کے پاس صرف ایک کپڑا ہو جو سر سے پیر تک ڈھک دیتا ہوں تو مجبوری میں عورت ایک کپڑا میں بھی

نماز ادا کر سکتی ہے جیسے اوپر مردوں کے تعلق سے آپ نے پڑھا ہے کہ مرد بھی مجبوری میں ایک کپڑا میں نماز ادا کر سکتا ہے تاہم ضروری ہے کہ کندھا ڈھکا ہوا ہو۔

عورتوں کے ایک لباس میں نماز ہو جانے سے متعلق صحیح بخاری میں کتاب الصلاة کے تحت امام بخاری نے ایک باب باندھا ہے۔ "بابُ فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي الثِّيَابِ" یعنی باب: عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے؟ اس باب کے تحت پہلے امام بخاری نے عکرمہ کا قول ذکر ہے۔

وقال عكرمة: لو وارت جسدھا في ثوب لاجزئته. (اور عکرمہ نے کہا کہ اگر عورت اپنا سارا جسم ایک ہی کپڑے سے ڈھانپ لے تو بھی نماز درست ہے)۔

امام بخاری یہ قول ذکر کر کے بتانا چاہتے ہیں کہ عورت ایک کپڑے میں بھی نماز پڑھ سکتی ہے بشرطیکہ وہ اپنے جسم کو پوری طرح ڈھک لے۔ اس کے بعد حدیث ذکر کرتے ہیں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں:

لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْفَجْرَ، فَيَشْهَدُ مَعَهُ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِي مَرُوطِهِنَّ، ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ. (صحیح البخاری: 372)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں کئی مسلمان عورتیں اپنی چادریں اوڑھے ہوئے شریک نماز ہوتیں، پھر اپنے گھروں کو واپس چلی جاتی تھیں، اس وقت انہیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔

اس حدیث اور باب میں مناسبت یہ ہے کہ اس میں عورت کے ایک چادر (مروط) کا ذکر ہے۔ مروط، مرط کی جمع ہے، اونی اور ریشم وغیرہ سے بنا ہوا ایسا کپڑا جسے خاص طور پر عورتیں بطور تہ بند استعمال کرتی ہیں۔ اور یہاں پر عورتوں کے لئے بظاہر ایک ہی چادر کا ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتیں ایک کپڑے میں نماز ادا کرتی تھیں، یہی باب سے مناسبت ہے۔ تھوڑا غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ نزول آیت حجاب کے سلسلے میں اوپر جو حدیث گزری ہے وہاں بھی مروط کا ذکر ہے، جب پردہ کا حکم ہوا تو اسی مروط کو عورتوں نے چاک کر کے اوڑھنی بنالیں۔ کوئی یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ مروط کے ذکر سے لازم نہیں آتا کہ عورتیں ایک ہی کپڑے میں نماز کے لئے جاتی تھیں یعنی زائد کپڑے کا ذکر نہ ہونا ایک ہی کپڑے ہونے کی دلیل نہیں ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ اس زمانے میں کپڑے کی تنگی تو تھی اور اس میں مروط کا ذکر ہے جو لحاف و بستر جیسا بڑا پردہ ہوتا ہے، اس میں عورت اچھی طرح پردہ کر سکتی ہے لہذا ظاہری طور

پر ایک ہی لباس معلوم ہوتا ہے پھر جب آیت حجاب نازل ہوئی تو مروط کو پھاڑ کر عورتوں نے سب سے پہلے دوپٹہ بنایا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اگر عورت اچھی طرح بدن ڈھک لیتی ہے تو ایک کپڑے میں بھی وہ نماز ادا کر سکتی ہے، یہ انتہائی مجبوری کی بات ہے۔

عورت کی نماز دو لباس میں:

ابھی میں نے بتایا کہ عورت ایک بڑے کپڑے میں مکمل جسم ڈھک کر نماز ادا کر سکتی ہے، یہ انتہائی مجبوری کا معاملہ ہے اور بظاہر مروط کے لفظ سے ایک کپڑے والی غیر صریح حدیث آیت حجاب کے نزول سے پہلے کی معلوم ہوتی ہے اور جب حجاب کا حکم ہوا تو سبھی عورتوں نے دوپٹہ بنائے، یہی وجہ ہے کہ بالغہ عورت کو نماز کے لئے دوپٹہ لازم قرار دیا گیا ہے یعنی عورت نماز پڑھنے کے لئے کم از کم دو لباس استعمال کرے گی۔ ایک قمیص جو کندھے سے لے کر پیر تک پورے بدن کو ڈھک دے اور ایک دوپٹہ جس سے سر، بال، کان، گردن، سینہ اور گریبان اچھی طرح ڈھکے۔

نبی ﷺ فرمان ہے: لا يقبلُ اللهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِيارٍ (صحیح ابی داود: 641)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ حائضہ یعنی (بالغہ عورت) کی نماز دوپٹہ کے بغیر قبول نہیں فرماتا۔

معلوا ہوا کہ عورت کی نماز کے لئے کم از کم دو کپڑے ایک قمیص اور دوسرا دوپٹہ ضروری ہے اور عہد رسالت میں عام عورتوں کا گھریلو لباس خصوصاً آیت حجاب کے نزول کے بعد دو کپڑوں والا ہی ہوتا تھا جیسا کہ اس بارے میں اوپر حدیث گزر چکی ہے۔

دو کپڑوں میں عورتوں کی نماز سے متعلق اثر بھی ملتا ہے۔

عن عُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ وَكَانَ يَتِيمًا فِي حَجْرٍ مَيْمُونَةٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ كَانَتْ تَصَلِّي فِي الدِّرْعِ

وَالْخِمَارِ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ۔

ترجمہ: عبید اللہ خولانی بیان کرتے ہیں جو میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر یتیم تھے کہ میمونہ ایک قمیص (درع) اور دوپٹہ (خمار) میں نماز ادا کرتیں اور آپ کے پاس نہ بند (ازار) نہیں ہوتا۔ (اس حدیث کو شیخ البانی نے صحیح کہا ہے، تمام المنة: 162)

عورت کی نماز اور کپڑے کی افضل صورت:

☆ پہلے میں نے آپ کو بتایا کہ حالت مجبوری میں عورت ایک لباس میں بھی نماز ادا کر سکتی ہے بشرطیکہ مکمل جسم ڈھک لے کیونکہ نماز کے لئے اصل کپڑوں کی تعداد نہیں ہے بلکہ اصل یہ ہے کہ عورت اپنے جسم کو اچھی طرح ڈھک کر نماز ادا کرے۔

☆ پھر میں نے بتایا کہ عورت کی نماز کے لئے کم از کم دو کپڑے (قمیص و دوپٹہ) کا ہونا ضروری ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوگی۔

☆ اب یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت عام طور پر کپڑوں کی تنگی نہیں ہے اس لئے کوئی عورت صرف قمیص و دوپٹہ استعمال نہیں کرتی بلکہ شلوار (تہ بند) بھی استعمال کرتی ہے گویا عموماً عورتیں تین کپڑے استعمال کرتی ہیں، انہی تین کپڑوں میں وہ نماز ادا کر سکتی ہیں۔ نماز میں قدم ڈھکنے سے متعلق اہم معاملہ ہے جس کا بیان آگے آرہا ہے۔

تین کپڑوں میں عورتوں کی نماز سے متعلق بعض آثار ملتے ہیں، وہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

پہلا اثر: عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے:

قَالَتِ عَائِشَةُ لَا بُدَّ لِلْمَرْأَةِ مِنْ ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ تُصَلِّي فِيهِنَّ: دِرْعٌ وَجِلْبَابٌ وَخِمَارٌ،
وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَحُلُّ إِزَارَهَا، فَتَجَلِبِبُ بِهِ۔

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ عورت کے لئے تین کپڑے ضروری ہیں، ان کپڑوں میں عورت نماز ادا کرے، وہ کپڑے قمیص (درع)، بڑی چادر (جلباب) اور دوپٹہ (خمار) ہیں۔ اور عائشہ اپنے ازار (تہ بند) اتار کر اسے بطور جلاباب (پردہ) اوڑھ لیا کرتیں۔

(شیخ البانی نے کہا کہ اس کی سند مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ جلاباب المرأة: 134)

دوسرا اثر: **عن عمر بن الخطاب قال تصلي المرأة في ثلاثة أثوابٍ: درعٍ وخمارٍ وإزارٍ۔**

ترجمہ: عمر بن خطاب سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ عورت تین کپڑوں میں نماز ادا کرے، وہ تین کپڑے قمیص، دوپٹہ اور تہ بند ہیں۔

(شیخ البانی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے، تمام المنة: 162)

تیسرا اثر: **قال ابن عمر: إذا صلت المرأة، فلتصل في ثيابها كلها؛ الدرع، والخمار، والبلحفة.**

ترجمہ: ابن عمر نے کہا کہ جب عورت نماز پڑھنے لگے تو ان تمام کپڑوں میں یعنی قمیص، دوپٹہ اور چادر میں نماز ادا کرے۔

(شیخ البانی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے، جلاباب المرأة: 135)

ان بعض آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے تین کپڑوں میں نماز بہتر و افضل ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تین کپڑوں سے عورت کا جسم اچھی طرح ڈھک جاتا ہے حتیٰ کہ پیر بھی ڈھک جاتا ہے۔

اب تین کپڑوں کی تفصیل کیا ہو سکتی ہے، ہمارے یہاں تو قمیص و شلوار اور دوپٹہ ہے مگر ان تین کپڑوں سے پیر کا مسئلہ حل نہیں ہوتا ہے، شلوار پہننے سے پیر نہیں ڈھکتا ہے۔ ایسی صورت میں مذکورہ بالا آثار میں جس قسم کے کپڑے بیان کئے گئے ہیں عورتیں ان جیسے کپڑوں کا استعمال کر کے نماز ادا کریں تاکہ نماز کے لئے ڈھکنے والے تمام حصے پوری طرح ڈھک جائیں۔ قمیص اور شلوار تو رہیں گے ہی کیونکہ یہ عام رواج کا کپڑا ہے، یہ دو کپڑے ہو گئے تیسرے کپڑے کے طور پر جلاباب کی خصوصیت والا کوئی مخصوص لباس استعمال کریں جو سر تا قدم ڈھک دے۔ عرب کی خواتین نماز کے لئے قمیص وازار کے علاوہ ایک مخصوص لباس بھی استعمال کرتی ہیں جس کو "ملابس الصلاة" کا نام دیا جاتا ہے، یہ ایسا لباس ہے جس کا اوپری حصہ دوپٹہ کی طرح استعمال ہوتا ہے، اسے عورت سر سے اچھی طرح لپیٹ لیتی ہے اور نیچے زمین تک پہنچتا ہے جس سے دونوں قدم ظاہری و باطنی دونوں ڈھک جاتے ہیں۔ یہ واضح رہے کہ نماز کے لئے عورت کے

واسطے کوئی کپڑا مخصوص نہیں کیا گیا ہے، یہ محض اپنی پسند کا لباس ہے جو خوب پردہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ آپ چاہیں تو یہ مخصوص کپڑا نماز کے لئے سلا سکتے ہیں اور ممکن ہے دوسرے ممالک میں اس کا رواج بھی ہو۔ عورتوں کی نماز میں لباس کا مقصد یہ ہے کہ آپ قمیص و شلوار کے ساتھ تیسرا کپڑا ایسا استعمال کریں جس سے سر اور اس کے بالوں سمیت دونوں پیروں کو بھی ڈھک دے۔ نماز کے لئے اس قسم کے تین لباس کا استعمال عورتوں کے لئے افضل ہے تاہم یہ بھی جائز ہے کہ عورت قمیص، شلوار اور اوڑھنی کے ساتھ نماز ادا کرے مگر افضل نہیں ہے کیونکہ دوپٹے سے صرف اوپری حصہ ڈھکے گا اور شلوار میں دونوں قدم ظاہر ہوں گے جبکہ نماز میں دونوں قدموں کو ڈھکنا واجب تو نہیں ہے مگر بطور احتیاط افضل ضرور ہے اور اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فرمان کو ضرور مد نظر رکھیں۔ قمیص و شلوار اور اوڑھنی والی عورت نماز کے لئے جراب پہن سکتی ہے مگر اس میں تکلف و مشقت ہے۔

عورت کا لباس اور چہرہ:

نماز میں عورت کے لباس کا مسئلہ مذکور ہو چکا ہے اب یہ جاننا ہے کہ کیا عورت کو نماز پڑھتے ہوئے اپنا چہرہ بھی ڈھکنا ضروری ہے اس سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں بلکہ ابن عبدالبر نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ عورت نماز میں اپنا چہرہ کھلا رکھے گی

- اور نبی ﷺ نے نماز کی حالت کی چہرہ میں چہرہ ڈھکنے سے منع بھی فرمایا ہے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنْ يَغْطِيَ الرَّجُلُ
فَأَهْ (صحيح أبي داود: 643)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل کرنے اور آدمی کو منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے۔

اس حکم میں مرد بھی داخل ہے اور عورت بھی داخل ہے تاہم ضرورت کے وقت مرد ہو یا عورت اپنے چہرے کو ڈھک سکتے ہیں جیسے کورونا کے وقت لوگ ماسک لگا کر نماز پڑھتے تھے ، اسی طرح جب عورت ایسی جگہ نماز پڑھے جہاں غیر محرم مرد بھی ہو تو اس جگہ عورت کو اپنا چہرہ ڈھک کر نماز ادا کرنا ہے خواہ اپنے گھر میں نماز ادا کرے یا گھر سے باہر کہیں نماز ادا کرے۔

عورت کا لباس اور ہتھیلی:

نماز میں عورتوں کے دونوں ہاتھوں کو چھپانے سے متعلق اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے ، بعض کہتے ہیں کہ عورت سراپا پردہ ہے اس لئے چہرے کے ماسوا تمام حصوں کو چھپا کر نماز ادا کرے لیکن اس سلسلے میں مناسب قول یہ ہے کہ عورت نماز

پڑھتے ہوئے دونوں ہتھیلی کو کھول سکتی ہے تاہم اگر انہیں بھی چھپا کر نماز ادا کرتی ہے تو بہتر ہے مگر اسے ضروری قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔

عورتوں کا لباس اور قدم:

نماز کی حالت میں عورت اپنے قدموں کو چھپائے گی یا نہیں چھپائے گی اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ عورت کو نماز میں اپنے دونوں پیروں کا ڈھکنا واجب ہے جبکہ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ پیروں کا ڈھکنا واجب نہیں ہے۔

اس سلسلے میں صحیح بات یہ ہے کہ نماز میں عورت کے لئے اپنے پیروں کا ڈھکنا واجب نہیں ہے کیونکہ وجوب پر دلالت کرنے والی کوئی صریح مرفوع حدیث نہیں ہے۔ ابوداؤد میں ایک حدیث اس طرح مروی ہے۔

ام حرام والدہ محمد بن زید سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا:

سَأَلْتُ أُمَّ سَلْمَةَ مَاذَا تَصَلِّي فِيهِ الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَتْ تَصَلِّي فِي الْخُبَارِ وَالذَّرْعِ السَّابِغِ الَّذِي يَغِيَّبُ ظَهْرَ قَدَمَيْهَا۔

ترجمہ: عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے؟ تو انہوں نے کہا: وہ اوڑھنی اور ایک ایسے لمبے کرتے میں نماز پڑھے جو اس کے دونوں قدموں کے اوپری حصہ کو چھپالے۔

یہ موقوف روایت ہے اور شیخ البانی نے اسے ضعیف کہا ہے، (دیکھیں: ضعیف ابی داؤد: 639)

ابوداؤ کی اگلی حدیث مرفوع ہے، ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَصَلِّي الْمِرَاءَةَ فِي دَرَعٍ وَخِبَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ قَالَ إِذَا كَانَ الدَّرَعُ سَابِغًا يَغْطِي ظُهُورَ قَدَمَيْهَا۔

ترجمہ: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا عورت کرتے اور اوڑھنی میں جب کہ وہ ازار (تہبند) نہ پہنے ہو، نماز پڑھ سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (پڑھ سکتی ہے) جب کرتے اتنا لمبا ہو کہ اس کے دونوں قدموں کے اوپری حصہ کو ڈھانپ لے۔

اس حدیث کو بھی شیخ البانی نے ضعیف کہا ہے۔ (ضعیف ابی داؤد: 640)

چونکہ یہ دونوں احادیث ضعیف ہیں اس لئے ان سے استدلال نہیں کریں گے، اسی طرح ایک اور حدیث کو یہاں ذکر کرنا مفید ہوگا۔

قبیلہ بنو عبدالاشھل کی ایک عورت کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا:

قلتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَنَا طَرِيقًا إِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتَنَةً، فَكَيْفَ نَفْعَلُ إِذَا مُطِرْنَا؟
 قَالَ: أَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيقٌ هِيَ أَطْيَبُ مِنْهَا؟ قَالَتْ: قَلْتُ بَلَى. قَالَ: فَهَذِهِ
 بِهَذِهِ. (صحيح أبي داود: 384)

ترجمہ: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمارا مسجد تک جانے کا راستہ غلیظ اور گندگیوں والا ہے تو جب بارش ہو جائے تو ہم کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس کے آگے پھر کوئی اس سے بہتر اور پاک راستہ نہیں ہے؟ میں نے کہا: ہاں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہ اس کا جواب ہے۔

یہ صحیح حدیث ہے، اس میں یہ مذکور ہے کہ عہد رسالت میں عورت جب نماز پڑھنے کے لئے جاتی تو اس قدم ڈھکا ہوتا کہ کپڑے زمین سے گھسٹتے تھے۔ اور میں پہلے یہ بات بتا چکا ہوں کہ عورت جب گھر سے مسجد کے لئے نکلے گی تو وہ پردہ لگائے گی جو باہر نکلنے والا پردہ ہوگا یعنی عورت کے گھر کا لباس الگ ہے مگر باہر نکلنے کا لباس الگ ہے جیسے عورتوں کے عید گاہ نکلنے سے متعلق ام عطیہ رضی اللہ عنہا والی حدیث سے بھی آپ نے جانا ہے لہذا یہ حدیث بھی اس بات کی دلیل نہیں بن سکتی کہ نماز میں عورت کے لئے اپنا پیر ڈھکنا واجب ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ عورت کے لئے نماز میں اپنے قدم ڈھکنا واجب نہیں ہے لیکن احتیاطاً قدموں کو ڈھکنا افضل ضرور ہے کیونکہ عورتوں کے لئے نماز میں اوپر کپڑوں کی جو تعداد بیان کی گئی ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ قرون مفضلہ کی خواتین اس طرح کے کپڑوں میں نماز پڑھتی تھیں جن سے پورا جسم حتیٰ کہ پیر بھی ڈھک جاتے ہوں گے تاہم جو خواتین اپنے گھروں میں قمیص و شلوار اور دوپٹے میں نماز ادا کرتی ہیں جن سے ان کے قدم ظاہر ہو جاتے ہیں ان کی نماز اپنی جگہ درست ہے ، پیر چھپانا افضلیت کا مسئلہ ہے یعنی چھپانا افضل ہے اور نہ چھپائے تب بھی نماز ہو جائے گی۔

عورتوں کے لباس سے متعلق بعض مسائل:

(1) عورت ایسے کپڑوں میں نماز نہ ادا کرے جس میں نقش و نگار ، بیل بوٹے یا تصاویر ہوں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ، وہ بیان فرماتی ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَبِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ، فَقَالَ: شَغَلْتَنِي أَعْلَامُ هَذِهِ، اذْهَبُوا بِهَا

إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأُتُوْنِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ (صحيح البخاري: 752)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دھاری دار چادر میں نماز پڑھی۔ پھر فرمایا کہ اس کے نقش و نگار نے مجھے غافل کر دیا۔ اسے لے جا کر ابو جہم کو واپس کر دو اور ان سے (بجائے اس کے) سادی چادر مانگ لاؤ۔

حتیٰ کہ نماز والی جگہ پر ایسے تصاویر و نقش و نگار بھی نہ ہوں جس سے دھیان بھٹک جائے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک رنگین باریک پردہ تھا جسے انہوں نے اپنے گھر کے ایک طرف پردہ کے لیے لٹکا دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے سے اپنا یہ پردہ ہٹا دو۔ کیونکہ اس پر نقش شدہ تصاویر برابر میری نماز میں خلل انداز ہوتی رہی ہیں۔ (صحیح البخاری: 374)

اس جگہ یہ مسئلہ بھی جان لیں کہ اگر کسی نے جاندار کی تصویر والے کپڑے میں یا بیل بوٹے والے کپڑے اور جائے نماز میں نماز ادا کر لی تو اس کی نماز اپنی جگہ درست ہے اسے نماز دہرانے کی ضرورت نہیں ہے تاہم ایسے کپڑے پہن کر نماز ادا نہ کرے بلکہ اصلاً ایسے کپڑے پہننا ہی نہیں چاہئے۔

(2) بہت ساری خواتین ایسی جائے نماز پر نماز ادا کرتی ہیں جس پر نقش و نگار، بیل بوٹے اور خانہ کعبہ وغیرہ کی تصویر بنی ہوتی ہے جبکہ اس قسم کی جائے نماز پر نماز نہیں ادا کرنا چاہئے کیونکہ یہ چیزیں نماز سے دھیان ہٹانے والی ہیں ، نبی ﷺ نے نقش و نگار

والی چادر کو گھر سے ہی نکال دینے کا حکم دیا تھا جو حدیث اوپر گزری ہے بلکہ اس سلسلے میں بخاری کی یہ حدیث بھی دیکھیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک رنگین باریک پردہ تھا جسے انہوں نے اپنے گھر کے ایک طرف پردہ کے لیے لٹکا دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے سے اپنا یہ پردہ ہٹا دو کیونکہ اس پر نقش شدہ تصاویر برابر میری نماز میں خلل انداز ہوتی رہی ہیں۔ (صحیح بخاری: 374) اور سنن ابن ماجہ میں اس طرح سے مروی ہے۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اپنے روشن دان پر پردہ ڈالا یعنی اندر سے، پردے میں تصویریں تھیں، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو آپ نے اسے پھاڑ ڈالا، میں نے اس سے دو تکیے بنا لیے پھر میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک تکیے پر ٹیکے لگائے ہوئے تھے۔ (سنن ابن ماجہ: 3653، قال الشيخ الألبانی: حسن صحیح)

ان ساری احادیث کا مطلب یہ ہے کہ عورت نماز پڑھتے وقت بیل بوٹے والی جائے نماز پر نماز نہ پڑھے حتیٰ کہ نماز سے دھیان بھٹکانے والی کوئی تصویر و علامت جائے نماز میں یا لباس میں یا سامنے نہ ہو۔ نماز پڑھنے کے لئے عام اور سادہ جائے نماز منتخب کرے کیونکہ خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ کی بندگی کرنا مقصد ہے۔

(3) بعض عورتیں نماز کے لباس کو ہلکے میں لیتی ہیں اور بغیر دوپٹے کے نماز پڑھ لیتی ہیں یا دوپٹے تو ہوتا ہے مگر باریک ہوتا ہے جس سے بال اور سر اچھی طرح نہیں ڈھکتے یا جھلکتے ہیں ، یاد رہے ایسے میں نماز نہیں ہوگی۔ دوپٹے موٹا ہو جس سے پورا سر، بالوں سمیت اچھی طرح ڈھکنا ہے ، صرف چہرہ کھلا رکھنا ہے۔

(4) ضعیف و بیمار عورت نماز میں سروں کو ایسے دوپٹے سے چھپائے گی جس سے بال نہ ظاہر ہوں ، یہی حکم نوجوان عورت، عام عورت، مراضہ ، ضعیفہ اور بوڑھی کا بھی ہے۔ اگر مرض یا ضعف اس قدر شدید ہو کہ نماز میں حجاب کی مکمل پابندی کرنا ناممکن ہو اور کوئی مدد کرنے والا بھی نہ ہو تو جس قدر ہو سکے پابندی کرے ، اللہ تعالیٰ کسی کو طاقت سے زیادہ کا مکلف نہیں بناتا۔

(5) دوپٹے کے علاوہ قمیص و تہ بند بھی باریک نہ ہو مطلب ایسا نہ ہو جس سے خدوخال نمایاں ہوں اور نہ ہی کپڑے چھوٹے اور چست ہوں ، لباس ساتر اور ڈھیلے ہوں تاکہ آرام سے نماز ادا کی جاسکے۔

(6) گرمی کے موسم میں بہت سی خواتین مجبوری یا سستی کی وجہ سے جھلکتے دوپٹے یا باریک لباس میں نماز ادا کرتی ہیں ، ایسے میں نماز نہیں ہوگی کیونکہ نماز درست ہونے کے لئے مشروط لباس کا ہونا بھی ضروری ہے۔ ممکن ہے کہ بہت ساری خواتین کو گرمی

سے حفاظت کی سہولت میسر نہ ہو پھر بھی نماز کے لئے مناسب لباس کا ہونا ضروری ہے اور اس میں عورت کو جو تکلیف لاحق ہوگی اس پر اللہ کے یہاں زیادہ اجر ہے۔

(7) آج کل عورتوں میں چست لباس خصوصاً چست پاجامہ کا رواج عام ہے بلکہ کتنی عورتوں کے شلوار

ٹخنے سے اوپر ہوتے ہیں، نماز کے لئے اس قسم کا لباس نہیں چلے گا بلکہ عورت کو کبھی بھی چست یا چھوٹے کپڑے نہیں پہننا چاہئے، اکیلے میں یا شوہر کے سامنے کا مسئلہ الگ ہے۔

(8) بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عورت نماز میں اپنا چہرہ کھلا رکھتی ہے اس لئے اسلام میں عورت کے چہرے کا پردہ نہیں ہے۔ یہ استدلال باطل ہے کیونکہ میں نے پہلے ہی اس بات کی وضاحت کر دی ہے کہ عورت کی نماز کا پردہ الگ ہے اور جسم کا پردہ الگ ہے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ عورت اپنے محرم کے سامنے سر کھول سکتی ہے مگر نماز میں عورت کے لئے سر ڈھکنا واجب ہے، ٹھیک یہی معاملہ چہرے کے پردہ کا ہے یعنی عورت نماز میں اپنے چہرے کو کھلا رکھے گی لیکن جب گھر سے باہر نکلے گی یا اس کے پاس اجنبی مرد ہو تو اپنے چہرے کو چھپائے گی حتیٰ کہ نماز کے وقت وہاں کوئی اجنبی مرد ہو تو پھر نماز میں بھی اپنے چہرے کو چھپائے گی۔

(9) عورتوں میں ایک غلط فہمی یہ ہے کہ اگر اس نے نماز میں انڈرگارمنٹ نہ پہنی ہو مثلاً چڈی یا شلوار و پاجامہ نہ پہنی ہو تو اس کی نماز نہیں ہوگی کیونکہ شرمگاہ کا زمین سے بھی پردہ کرنا ہے لہذا عورت کا ساڑی و پیٹی کوٹ یا بغیر انڈرگارمنٹ کے نائٹی اور دوپٹے میں نماز نہیں ہوتی حتیٰ کہ عام حالت میں بھی عورتوں کو انڈرگارمنٹ کے بغیر رہنے سے منع کیا جاتا ہے۔ یہی بات مردوں میں بھی مشہور ہے، وہ بھی لنگی میں نماز کو صحیح نہیں مانتے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ بات سراسر غلط ہے اور لوگوں کا پھیلایا ہوا جھوٹ ہے، قرآن و حدیث میں کہیں بھی شرمگاہ کو زمین سے پردہ کرانے کا حکم نہیں دیا گیا ہے، فقط ستر چھپانے کا حکم ہوا ہے۔ اب کوئی عورت ساڑی سے ستر چھپائے یا نائٹی پہنے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ایک عورت چہرہ و ہاتھ و پیر کے علاوہ سارے اعضاء کو ڈھک کر نماز پڑھتی ہے تو اس کی نماز درست ہے خواہ وہ جس طرح کے لباس سے بھی ستر پوشی کرے۔ سطور بالا میں آپ نے پڑھا ہوگا کہ عہد رسالت کی خواتین تہ بند کے بغیر بھی رہتی تھیں، صرف ایک قمیص اور دوپٹہ ہوتا تھا اور اسی میں نماز ادا کرتی تھیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ نماز میں عورت کو اپنا جسم چھپانا ہے خواہ جس لباس سے بھی ہو، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تو نماز کے وقت تہ بند اتار لیا کرتیں اور اسے جلاباب بنا کر اوڑھ لیتیں۔

اسی طرح مرد حضرات بھی بغیر انڈرگارمنٹ کے رہ سکتے ہیں اور نماز پڑھ سکتے ہیں ، انہیں نماز میں کندھے سے لے کر گٹھنے سے نیچے تک اپنا جسم چھپانا ہے خواہ کسی بھی لباس سے چھپائے۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث سے مسجد نبوی میں رہنے والے صحابہ کے لباس کا اندازہ لگائیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا کہ ان میں کوئی ایسا نہ تھا جس کے پاس چادر ہو۔ فقط تہہ بند ہوتا، یا رات کو اوڑھنے کا کپڑا جنھیں یہ لوگ اپنی گردنوں سے باندھ لیتے۔ یہ کپڑے کسی کے آدھی پنڈلی تک آتے اور کسی کے ٹخنوں تک۔ یہ حضرات ان کپڑوں کو اس خیال سے کہ کہیں شرمگاہ نہ کھل جائے اپنے ہاتھوں سے سمیٹے رہتے تھے۔ (بخاری: 442)

اس حدیث میں اصحاب صفہ کا بیان ہے جن کے پاس محض ایک ہی کپڑا تھا، اسی کو عام حالت میں پہنتے ، اسی کو اوڑھتے اور اسی ایک کپڑا کو لپیٹ کر نماز ادا کرتے تھے اور بھی کتنی احادیث مذکور ہیں جن میں نبی اور صحابہ کے صرف ایک لباس پہننے اور ایک ہی لباس میں نماز پڑھنے کا بیان ہے اس لئے یہ بات غلط اور جھوٹ ہے کہ مرد یا عورت کو اپنی شرمگاہ زمین سے بھی چھپانا چاہئے۔

(10) امام بخاری نے 351 نمبر کی حدیث سے قبل معلقاً ایک اثر ذکر کیا ہے ، امام بخاری ”بیان کرتے ہیں کہ اور "وہ شخص جو اسی کپڑے سے نماز پڑھتا ہے جسے پہن

کر وہ جماع کرتا ہے (تو نماز درست ہے) جب تک وہ اس میں کوئی گندگی نہ دیکھے۔"۔
 اس سے ایک مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ جس کپڑے کو پہن کر میاں بیوی نے جماع کیا ہے اس کپڑے میں نماز درست ہے، اسے دھونے کی ضرورت نہیں ہے، ہاں اگر اس میں منی لگ جائے تو فقط اس جگہ کو دھل لے، کافی ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کے بارے میں بھی آتا ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت کو دھوتی تھی۔ پھر (اس کو پہن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی کے دھبے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں ہوتے تھے۔ (بخاری: 229)

(11) حیض کی حالت میں پہنے گئے کپڑوں کے بارے میں عورتوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ ان کے کپڑے ناپاک ہوتے ہیں بلکہ یہاں تک مانا جاتا ہے کہ حیض والی عورت کے جسم سے کپڑا مس ہو جانے اور پسینہ وغیرہ بھی لگ جانے سے ناپاک ہو جاتا ہے لہذا اس میں نماز نہیں ادا کر سکتے ہیں، حیض کا کپڑا الگ اور خاص ہوتا ہے، استعمال کر کے اسے پھینک دینا چاہئے۔ عورتوں کے یہ خیالات غلط ہیں۔ آئیے آپ کو حدیث رسول کی روشنی میں صحیح بات بتاتے ہیں۔ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں:

جَاءَتْ امْرَأَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا تَحِيضُ فِي الثُّوبِ،
كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: تَحْتُهُ، ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ، وَتَنْضَحُهُ، وَتُصَلِّي فِيهِ (صحيح
البخاري: 227)

ترجمہ: ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض
کی کہ یا رسول اللہ! فرمائیے ہم میں سے کسی عورت کو کپڑے میں حیض آ جائے (تو)
وہ کیا کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کہ پہلے) اسے کھرچے، پھر پانی سے
رگڑے اور پانی سے دھو ڈالے اور اسی کپڑے میں نماز پڑھ لے۔

صحیح بخاری کی ایک دوسری روایت پیش کرتا ہوں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے انہوں نے فرمایا:

كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ، ثُمَّ تَقْتَرِصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طَهْرِهَا، فَتَغْسِلُهُ
وَتَنْضَحُ عَلَى سَائِرِهِ، ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ (صحيح البخاري: 308)

ترجمہ: ہمیں حیض آتا تو کپڑے کو پاک کرتے وقت ہم خون کو مل دیتے، پھر اس جگہ
کو دھو لیتے اور تمام کپڑے پر پانی بہا دیتے اور اسے پہن کر نماز پڑھتے۔

ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ حیض والی عورت جس کپڑے کو حیض کی حالت
میں استعمال کی ہے اس کپڑے میں جہاں حیض کا خون لگا ہو اس کو مل کر پانی سے

دھولے، کپڑا پاک ہو جائے گا، اب اسی کپڑے میں وہ نماز پڑھ سکتی ہے۔ اور جو کپڑا خشک ہو، اس میں حیض کا خون نہ لگا ہو وہ پہلے سے پاک ہے اس کو دھونے کی بھی ضرورت نہیں ہے جیسے قمیص اور دوپٹہ، عموماً ان میں خون نہیں لگتا ہے صرف شلووار میں خون لگتا ہے۔ اگر خدا نخواستہ قمیص میں بھی خون لگ جائے تو اس کو بھی دھل لے اور دھل جانے کے بعد تو کپڑا بالکل پاک ہے اب اس میں نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ہاں یہ ممکن ہے کہ دھلنے سے کپڑے کی نجاست دور ہو جائے مگر کپڑے پر خون کے نشانات لگے رہ جائیں تو ان نشانات کی وجہ سے بھی نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ کپڑا پاک ہو گیا ہے چاہے اس پر نشان کیوں نہ معلوم ہوتا ہو۔

(12) بہت ساری عورتیں شیرخوار بچوں کے پیشاب و پاخانہ کی وجہ سے نماز ہی نہیں ادا کرتیں جبکہ نماز ایک اہم فرض ہے اسے کسی بھی حال میں نہیں چھوڑنا ہے۔ اگر بچہ کپڑے پر پیشاب کر دے، یا کپڑے میں پاخانہ لگ جائے یا کپڑے پر الٹی کر دے تو صرف اس جگہ کو دھلنا کافی ہے جہاں پر نجاست لگی ہے، پورا کپڑا دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔ نیز اگر کوئی عورت ایسے کپڑے میں نماز پڑھ لے جس میں نجاست لگی تھی، نماز کے بعد نجاست کا علم ہوا تو اس کی نماز درست ہے، نماز دہرانے کی ضرورت

نہیں ہے لیکن دوران نماز کپڑے میں نجاست لگنے کا علم ہو اور بحالت نماز نجاست زائل کرنا ممکن نہ ہو تو نماز توڑ کر پہلے نجاست کی صفائی کر لے اور پھر سے نماز ادا کرے۔

(13) مردوں کے لباس سے متعلق ذکر کردہ تمام احادیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نماز میں مردوں کا سر ڈھلنا ضروری نہیں ہے یا ٹوپی پہننا ضروری نہیں ہے تاہم نماز کے لئے زنیت (کپڑے) کا اہتمام کرنے کا حکم ہے اس لئے ٹوپی لگاتے ہیں تو اچھی بات ہے۔ ورنہ نماز کے لباس میں ٹوپی کا ذکر نہیں ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ٹوپی کے بغیر نماز نہیں ہوتی یا بغیر ٹوپی کے نماز مکروہ ہوتی ہے ان کی بات غلط ہے۔ نماز میں سر ڈھکنے کا حکم عورتوں کو ہوا ہے، نہ کہ مردوں کو۔

نوٹ: اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں۔



YOUTUBE LINK KE LIYE CLICK KARE

WEBSITE KELIYE CLICK KARE

MAZEED PDFS KE LIYE CLICK KARE